مکتوب شریف 227

حضرت ملا طاہر لاہوریؒ

الحمداللہ میں اور آپ اس وقت لیلۃ القدر کی بہاروں میں بیٹھے ہیں. اور یہ ۲۵ویں شب ہے ماہ رمضان المبارک ۲۰۲۰ مجھے اور آپ کو رات کے اس پچھلے پہر میں اللہ نے بیٹھایا ہوا ہے ایک تو آخری عشرہ ہے اعتکاف ہے پچھلا پہر ہے لیلۃ القدر ہے دل نرم ہیں آنکھیں تر ہیں سوچیں صائب ہیں ذہن راسخ ہیں فرشتوں کی آمد ہے اللہ والوں کی نگاہیں ہیں نو جوانوں کی جوانیاں ہیں محبتوں کے انبار ہیں اللہ کی نظر رحمت ہے آقا علیہ السلام کی نظر شفقت ہے ہم گناہ گار ہیں خدا کی قسم سوائے اس پر کہ ہم اللہ کا شکرادا کریں تھوڑا ہے یہ کوئی رسم نہیں کیا ایک دوسرے کو تقریریں سنائیں کیا باتیں کریں ہم واقعی بڑے خوش نصیب ہیں کہ اس وقت اللہ نے ہمیں لاکھوں کروڑں سے جدا کر کے اس عالم میں بیٹھایا ہوا ہے کہ لگتا ہے ہمیں وہ کچھ دینا چاہتا ہے وہ ہمیں کچھ نوازنا چاہتا ہے ورنہ اتنا بڑا معاملہ نہ بناتا. آج بھی ساتھی بتا رہے تھے کہ مسجدوں میں جا جا کے لوگوں کو اعتکاف سے اٹھایا گیا ہے. اور جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہیں بھی گھروں میں بھیج دیا ہوا ہے کیسا سخت دور آ گیا جس دور میں میں آپ سے یہ بات کر رہا ہوں. اور اس آلم میں اللہ نے ہمیں یہ موقعے دیے ہیں ساری زندگی بھی ہم سرسجدے میں رکھیں تو حق ادا نہ ہو میں آپ سب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں آج رات جھولی پھیلا لینا کوئی کمی نہیں رہے گی (انشاء اللہ) اپنی قسمت پے ناز کرنا چاہئے کہ ان کی نظر ادھر ہے. اپنی طرف دیکھتے ہیں تو سوائے گند کے کچھ نظر نہیں آتا کوئی ایسی شۓ ہی نہیں جس پر کوئی بات کی جا سکے ادھر دیکھتے ہیں تو کوئی کمی نظر نہیں آتی. اس طرف دھیان جاتا ہے تو ہر شۓ ہی نثار ہے ہر کرم نثار ہے فضل نثار ہے ہمارا مقصد اس وقت ان کی رحمت پے نظریں جمانا ہے اللہ توفیق دے اسی خوبصورت بہار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جب دل نرم ہوں اور ایسی اعلی راتیں بھی نصیب ہوں تو پھر ایک جملہ بھی دل میں چلا جائے تو زندگی بھر کے لئے یاد رہتا ہے اور اس کا فیض اور نور وہ ہمیشہ ملتا رہتا ہے.

تعارف

حضرت ملا طاہر لاہوریؒ کی طرف صادر فرمایا. میانی صاحب لاہور میں آپؒ کا مزار شریف ہے وہاں اگر حاضری ہو تو طاہر بندگیؒ کے نام سے آپ کی قبر پر اسم گرامی لکھا ہوا ہے اور یہ مجدد پاک کے خلفاء میں سے ہیں. اگر حاضری ہو تو ڈھونڈ کر آپ کی قبر پر حاضری دیں. کہ یہ حضرت صاحب کے خلفاء میں سے ہیں اور ہمارے قریب ترین جو مجدد پاک کے خلیفہ ہیں وہ یہی ہیں لاہور میں باقی دور ہیں. اللہ کروڑوں رحمتیں ان کی قبر پے نازل فرمائے. ان کے نام آپ نے یہ مکتوب لکھا یہ حضرت صاحب کے صاحبزدگان کے استاد بھی تھے یعنی گھر آتے تھے. اور آپ کے صاحبزادوں کو جن میں ملا محمد ذبیرؒ اور خواجہ محمد معصومؒ اور دیگر ان کو پڑھانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے. تو ایک بار ایسا ہوا کہ آپ پڑھا رہے تھے تو حضرت مجدد پاکؒ بھی تشریف لے آئے ملاقات ہوئی تو تھوڑی دیر آپ بچوں کے استاد کے پاس ٹھہرے پھر اٹھ کے چلے گئے. جب یہ بھی پڑھانے کے بعد فارغ ہو گئے تو انہوں نے بچوں کو بلایا اور **ارشاد فرمایا**

بیٹو جو میں نے دیکھا ہے میں بیان کرنا چاہتا ہوں میں نے تمہارے استاد کے ماتھے پے بدبخت لکھا دیکھا ہے شقی لکھا دیکھا ہے تو مجھے اس بات کا افسوس ہوا ہے کہ ان کے معلمات کچھ ایسے ہیں تو صاحبزادگان پریشان ہوئے تو انہوں نے عرض کی حضور آپ نے دیکھا ہے تو آپ دعا کر کے بدل نہیں سکتے تو آپ دیا کیجیے ہمارے استاد کے لئے وہ ہمیں پڑھاتے ہیں محبت کرتے ہیں یہ نہ ہو کہ بدبختی ان کے ماتھے پے لکھی ہوئی ہے اور اگر آپ نے نگاہ باطن سے دیکھ لی ہے تو لہذہ کہیں یہ ظائع نہ ہو جائیں حضور آپ کرم کیجیے آپ نے اس وقت توجہ نہ فرمائی لیکن بار بار صاحبزادوں نے جب کہا ہمارے استاد ہیں شفارش کی تو پھر آپ نے دعا اور توجہ فرمائی. تو پھر ایک دن ملاقات ہوئی تو کہا بیٹو مبارک ہو اب سعید لکھا ہوا ہے سعادت مند لکھا ہوا ہے اس کے بعد پھر آپ کے مرید ہوئے آپ کے کامل خلفاء میں شامل ہوئے ان کے نام یہ مکتوب شریف ہے اور آپ صاحب اجازت بھی ہوئے صاحب خلافت ہوئے اور اللہ نے توفیق دی سلسلے کو آگے چلانے کی مجدد پاکؒ نے ٹوپ کے سر پر پگ رکھی یہ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ جس بھی مرید میں استعداد دیکھتے اسے

خلافت دے دیتے تھے یہ آپ کی کمال عادت کریمہ تھی اور اس قدر آپ کے فیض کا غلبہ تھا جس کو خلافت دیتے واقعی حق ادا کر دیتا اس طرح بے شمار خلفاء آپ کے صرف اکیلے شہر گجرات میں ہی آپ کے 6000 خلفاء تھے تو بہت زیادہ آپ نے ترویج فرمائی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی یہی وجہ ہے کہ اب اس کا نام نقشبندیہ مجددیہ ہے کیونکہ آپ نے اتنا اس کو دوام دیا اتنی محنت فرمائی ہے کہ آپ کے نام کے ساتھ اس سلسلے کو جوڑ دیا گیا ورنہ یہ سلسلہ نقشبندی ہی کہلاتا ہے لیکن اب مجددیہ بھی اس کے ساتھ لگتا ہے اور پھر اتنی خدمت فرمائی انہوں نے کہ خلافت بھی تھی کافی عرصہ حضرت صاحب کی خدمت میں رہے اتنی خدمت فرمائی کہ لاہور کی قطبیت آپ کے سپرد کر دی گئی نقشبندیوں میں لاہور کے قطب طاہر بندگیؒ ہیں لہذا جب آپ لاہور جائیں تو داتا صاحبؒ تو یقیناً ہیں ان جیسا تو کوئی نہیں جن کے لیئے غوث اعظمؒ بھی کہہ گئے

کہ اگر میں ان کے دور میں ہوتا تو ان کا مرید ہوتا ان جیسا تو کوئی نہیں .لیکن نقشبندیوں کے اندر جو قطبیت کا معاملہ ہے لاہور کی وہ ملاح طاہر بندگیؒ کے پاس ہے .لہذہ جب بھی لاہور جانا ہو ایک داتا صاحب کو اور دوسرا ملاح طاہر بندگیؒ دونوں کو فاتحہ پیش کریں یہ ہمارے بزرگ ہیں وہاں اللہ نے ان کو لاہور کی قطبیت عطا فرمائی ہے (سبحان اللہ) تو لہذا مرتبہ تو بڑا بلند ہو گیا خلافت بھی ہو گئی قطبیت بھی ہو گئی لیکن باہر حال شیخ کے سامنے چاہے کوئی قطب ہو چاہے ولی ہو قفلِ مکتب ہی ہوتا ہے شیخ کے سامنے وہ بچہ ہی ہے کیونکہ وہ استاد ہیں تو لہذا آپ نے کچھ چیزیں دیکھی ان میں تو اس رہنمائی کے لیئے آپ نے یہ خط مبارک لکھا کہ آپ لاہور میں موجود ہیں اور آپ سلسلے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں تو یہ چند باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں آپ اس پے عمل کریں کہیں مشکل نہ ہو جائے آپ بڑے عظیم منصب پے فائز ہیں

یہ ایک شیخ کا اپنے مرید کے لئے کتنا خوبصورت جذبہ ہے کہ وہ اس کو خود رہنمائی دیتا ہے بتاتا ہے کہ بیٹا آئندہ سے تمہارے یہ عمل ہونے چاہئے اب تم ذمہ دار آدمی ہو اب تم عام مرید تھوڑے ہو اب تمہیں اللہ نے برکتیں دی ہیں تو لہذا اب تم نے اس سلسلے کیلیئے خدمت کرنی ہے یہ یہ میری ہدایات ہیں دیکھو یہ خط مبارک تقریباً ۴۰۰ سال پہلے لکھا گیا آج بھی یہ باتیں ہر خلیفہ ہر مرید کی ضرورت ہے اس لئے میں نے اس کا انتخاب آج کی رات کیا کہ جو بھی اس راستے کا مسافر ہے اس کے لئے ان باتوں میں بہت بڑی ہدایت ہے .آپ لوگ بھی جس راستے پے چل رہے ہیں کل کو اللہ آپ کو بھی یہ مسندیں عطا فرمائے گا (آمین) .اگر آئیں ہیں تو بیٹھیں گے (انشاءاللہ) کیونکہ ہم للیوں کے بال نہیں ہیں ہم مجدد پاکؒ کے پر دردہ ہیں انہیں کے فیض سے یہ آنسو ہیں انہیں کے فیض سے یہ برکت ہے اور انہیں کے تالاب سے پانی پیتے ہیں یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے زندگی کے وہ حسین رنگ ہمیں دیئے اور آخرت کے حسین رنگ ہمیں دیئے ہیں اگر ان کی پہچان نہ ہوتی تو ہمارا تو کچھ نہیں ہے یہ سب کچھ انہی کا دیا ہوا ہے جو آگے پیش کرتے ہیں (اللہ) آؤ یہ باتیں سمجھو بڑے دھیان سے سنیں سمجھیں نوٹ کریں (اللہ)

ذمے داری اٹھائی مخلوق کو فیض دینا شروع کیا بیعت آگے کرنا شروع کر دی آپ نے پھر یہ مکتوب شریف لکھا ہے لیکن اس سے پہلے یہ مکتوب آپ نے لکھا آپ کو ملاح طاہرؒ نے بھی اپنا خط بھیجا تھا اور اس میں اپنے احوال اور اپنے مریدوں کے احوال بیان کیے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ دو رویا ٹریفک ہے۔

مرید بھی طلب کرے شیخ بھی دے

یہ دونوں کام ہوتے ہیں مرید کو طلب کوئی نہ ہو شیخ ہی دینے میں پھیر رہا ہو یہ فضول بات ہے ایسا ہو نہیں سکتا دونوں کی طلب ضروری ہے ایک کی طلب ہے لینا اور دوسرے کی طلب ہے دینا یہ دونوں ہونے چاہئے استفادہ اور آفادہ ہونا چاہئے انہوں نے خط یکھا تھا آپ نے پھر پڑھا اور اس کا جواب دیا یہ دیکھو اس دور میں خط ہوتے تھے آج رابطہ کتنا آسان ہے آج میسج ہیں ویڈیو کال ہے آڈیو ہے وائس آپ ہے فیس بک کتنا زبردست میڈیا کا دور ہے اس دور میں خط ہوتے تھے حضرت صاحب کا ایک خط جاتا تھا یعنی جب خط پہنچتا تھا کسی علاقے میں دھوم مچ جاتی تھی مجدد پاک کا خط آیا لوگ پہنچتے کا پیاں تیار ہوتی اس کی ایک ایک خط کی کئی سو کا پیاں تیار ہو کے تقسیم کر دی جاتی اتنا آپ کے خط کا روب دب دھبا اور خط کیا ایک طالب ہوتی تھی لوگوں کو مجدد پاک کا خط آیا پہنچو اس قدر اللہ نے توفیق دی آج تو خیر ہر چیز آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کے باوجود بھی مرید صاحب سال بعد بھی فون نہ کریں اور سال بعد بھی نہ ملنے کی کوشش کریں اس پر پھر افسوس ہے ایسے شخص کو کچھ بھی نہیں حاصل ہوتا وہ طریقت شریعت اور تصوف سب کو بدنام کرتا ہے .جس نے ٹریننگ نہیں لینی جس نے تربیت نہیں لینی وہ کچھ بھی نہیں ہے مرید کا لفظ بھی اس کیلیئے کہنا فضول ہے آپ نے چونکہ خط لکھا تھا اس کے جواب نے حضرت صاحب نے مکتوب شریف تحریر

فرمایا۔

آیئے سب سے پہلا قیمتی موتی۔

اگر مسند خلافت عملی طور پر شروع کردیا ہے تو ہدیت یہ ہے کہ وہ کام کرے جو پیر بننے کے لائق ہو۔(سبحان اللہ)

کوئی ایسا کام نہ کریں جو مخلوق کی نظر میں نفرت والا ہو ورنہ وبالِ عظیم بن جائے گا کیونکہ آپ کا مقصد مخلوق کی ہدایت اور دعوت ہے لہذا خبردار رہیں اور خلافِ شرح کوئی کام نہ کریں مخلوق کی نفرت سے بچیں۔

یہ پہلا پوائنٹ ہے اب چونکہ تم ایک ذمے دار آدمی ہو لہذا تمہیں شریعت اور طریقت دونوں کے اوپر رہنا ہے۔دھیان رکھنا ہے اب تمہیں لوگ بہت نوٹ کریں گے اتنا نوٹ کسی کو نہیں کرتے جتنا مولویوں کو کرتے ہیں ابھی بھی دیکھیں ساری دنیا کی توجہ مسجدوں پر ہے اتنا نوٹ کرتے ہیں اتنا نوٹ کرتے ہیں۔دس بندے ہو گئے ہیں چھ ہو گئے ہیں چار ہو گئے ہیں یہ اس مسجد میں بیس کیوں چلے گئے ہیں نوٹ ہی صرف مولویوں کو کرتے ہیں یہ ایک معاملہ ایسا ہے اس پر جتنی بھی گفتگو کی جائے کم ہے جب بھی آپ کسی بڑے درجے پر جاتے ہیں اس حوالے سے لوگ آپ کی ایک ایک شے کو پرکھنا چاہتے ہیں لہذا خوف اس بات کا خیال رکھا جائے کسی صورت بھی کوئی خلافِ شرح کام نہ ہو۔

مثال

آپ اپنے دوستوں میں بیٹھے ہیں عزیزوں میں بیٹھے ہیں نماز کا وقت ہو گیا ہے اگر آپ نے نماز چھوڑی نماز کو آپ نے اِدھر اُدھر کر دیا ہے وہ جو سامنے بیٹھا ہوا ہے نا اب اس کو پتہ ہے کہ یہ فلاں کا خلیفہ ہے اور آپ نے خلاف شرح نماز کو اِدھر اُدھر کر دیا ہے اب اس نے دو کام کرنے ہیں ایک تو اس نے آپ پر بھی لعنت بھیجنی ہے اور دوسرا اس نے آپ نے سلسلے پر بھی بھیجنی ہے اور دوسرا اس نے ہمیشہ کیلئے ذہن بنالینا ہے کہ یہ سارے ہی ایسے ہوتے ہیں کیونکہ آپ نے خلاف شرح عمل لوگوں کے سامنے کر دیا آپ اکیلے تھے کمرے میں تھے سو رہے تھے بیٹھ رہے تھے درد ہوا ہے کچھ نہیں پڑھی وہ معاملہ اور ہے اس کو آپ consider نہ کریں وہ آپ کا اور آپ کے رب کا معاملہ ہے اس وقت آپ اندر تھے حالانکہ وہاں بھی نہیں چھوڑنی چاہئے لیکن چلو ہو جاتی ہے شے کوئی تکلیف درد اِدھر اُدھر ہو گئی ایک بندہ بھی آپ کے قریب تھا آپ نے اس کو خلافِ شرح عمل سے تعبیر کر دیا آپ کی وجہ سے سارا خانگہی نظام ڈھاہ گیا آپ کی وجہ سے آج جو آپ خانقاہی نظام کی حالت دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ خلیفوں کی یہ بدبخت حرکتیں ہیں جو خلیفے ہوتے ہیں وہ جب ایسی حرکتیں کرتے ہیں خانقاہی نظام کے so called سارے تو نہیں اس سے دین کے ڈھانچے کا آج جو حشر ہے وہ آپ کے سامنے ہے کہ جو ہے کتے لڑانے والے اور خلافِ شرح حرکتوں میں مصروف اور خلیفہ جی میں سلطان باہو کا خلیفہ ہوں میں جی وہ صوفی نظر محمد صاحب کا اللہ ساری رحمتیں ان پر تو یہ نہیں اس طرح کام نہیں چلے گا آپ کسی کے بھی خلیفہ ہیں آپ دین اور شریعت کو نہیں توڑ سکتے کسی صورت نہیں توڑ سکتے ہر صورت آپ نے اوپر رکھنا ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ گزر رہے ہیں راستے میں ہیں آپ کے ملفوذات میں یہ چیز لکھی ہے آپ گزرتے ہوئے کیچڑ تھا شدید پانی بارش کا ماحول تھا تو آپ کے بالکل آگے چھوٹی سی بچی چل رہی تھی تو وہ تھوڑا اپھسل گئی آپ نے آگے بڑھ کر اس کو تھام لیا تو وہ گرنے سے بچ گئی آپ نے کہا بیٹے دھیان سے چلو میں تمہیں پکڑتا ہوں دھیان سے چلو تو اس نے مڑ کر آپ کو دیکھا سلام کی تو ان نے کہا حضور میرے گرنے سے کیا ہوگا آپ دھیان سے چلیں آپ گر گئے تو سارا زمانہ ہی گر جائے گا۔

میں اکیلی گروں گی کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن آپ کی وجہ سے نقصان ہو جائے گا اگر آپ نے فرض چھوڑا لوگ حرام میں مبتلا ہو جائیں گے اور اگر آپ نے سنت چھوڑی تو لوگ فرض چھوڑ دیں گے۔آپ نے نفل چھوڑے تو لوگ سنتیں چھوڑ دیں گے لہذا آپ جس لیول پر نیکی کو چھوڑیں گے اس سے اگلے لیول پر اعوام چھوڑے گی۔اس لیے آپ نے بڑی خوبصورت بات کی اگر آپ اس مسند پر آ گئے ہیں تو اب آپ عام نہیں ہیں اب آپ چوبیس گھنٹے شریعت کے پیکر میں ڈھلے ہوئے نظر آئیں کسی صورت بھی ایسا عمل تم سے سرزد نہ ہو چلو یہ تو خلیفہ سے کہا ویسے بھی ایسے ہی ہونا چاہئے۔

میرے نبی ﷺ کا کیا خوبصورت انداز اللہ نے بنایا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

جب سے میرا قدم زمین پر آیا اللہ نے ساری مسجد کو ہی زمین بنا دیا(سبحان اللہ)

لہذا تم ہر وقت ہی مسجد میں ہو اللہ والے ہر وقت مسجد میں ہی ہیں جس طرح آپ مسجد میں ہوتے ہیں تو اس وقت بغیر گناہ کے ہوتے ہیں او مسجد میں گناہ کا کوئی تصور نہیں جونہی کوئی بڑے سے بڑا گنہگار مسجد میں جا کر کہتا ہے یار یہاں تو نہیں نہ یہ تو مسجد ہے اب یہاں جھوٹ یہاں فراڈ یہاں غلطی نہیں یار یہ مسجد ہے چلو باہر نکلوں گا تو کرلوں گا۔ اللہ والے کہتے ہیں نہیں نہیں تمہیں تو پتہ ہی نہیں یہ تو ساری زمین ہی مسجد ہو چکی ہے جب سے حضور آئے ہیں۔ تو وہ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہر جگہ ہی مسجد میں ہوتے ہیں وہ مسجد سے نکلے ہی کب ہیں جب وہ مسجد سے نکلے نہیں تو گناہ کا تصور کوئی تصور نہیں ہے **یہ پہلی چیز ہے اللہ توفیق دے (آمین)**

الحمد اللہ جب سے قبلہ عالم نے یہ ہمیں ذمے داری دی میرے ساتھی میرے سامنے بیٹھے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پن پوائنٹ کریں کسی دن آپ نے مجھ میں کوئی خلافِ شرح عمل دیکھا ہو اتنے سالوں میں میں کسی دن آپ نے مجھ میں کوئی خلافِ شرح عمل دیکھا ہو اندر کمرے میں وہ میرا اور میرے رب کا معاملہ ہے وہ اور چیز ہوتی ہے اللہ مجھے وہاں بھی بچائے (آمین) لیکن آپ مجھے اپنے لیول پر بتائیں مجھے دو ہزار تین میں حضرت صاحب نے یہ کرم دیا تھا آج سترہ سال ہو گئے ہیں شاہ صاحب اللہ اس بیٹے کو سلامت رکھے یہ دو ہزار تین سے میرے ساتھ ہے ان سے پوچھ لیتے ہیں کوئی ایسا عمل کوئی سگریٹ پیتا ہوں کوئی کسی کس دل آزاری گالی دے دی ہو چھوٹی موٹی ہوتا ہے بندہ گالی دے دیتا ہے کسی کیساتھ ظلم وزیادتی کی ہو کسی کے پیسے دبا دیئے ہوں کوئی فراڈ کیا ہو کوئی کسی کے پیسے رکھے ہوئے چوری کر کے پیر صاحب نے جیب میں ڈال لیے ہوں یہ عمل کسی بھی طرح سے کوئی ایک بھی ایسا ہو (اللہ) (سبحان اللہ)

قابلِ غور بات

حضرت مجدد پاکؒ کیا ہستی ہیں آپ اسی طرح بزرگ نے کوئی مرید تھا ان کو بھیج دیا کہا بیٹے جاؤ ان کے پاس بڑے کامل ہیں ان کی خدمت میں بیٹھو۔ تو وہ آ گیا آپ کے پاس خدمت میں رہا چھ ماہ گزر گئے تو ایک دن آپ سے اجازت لی کہا حضور مجھے اجازت دیں میں جانا چاہتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا بیٹے آپ کے پیر صاحب نے بھیجا تھا میرا سلام بھی پیش کرنا خیر لیکن اتنی جلدی کیا ہے ابھی رہ لیتے تو کہنے لگا حضور مجھے حضرت صاحب نے اصل میں کچھ اور کہہ کر بھیجا تھا کہ آپ بہت ہی صاحبِ کرامت تجلی والے بزرگ ہیں تو میرا کوئی ایسا معاملہ نظر کوئی نہیں آیا میں چھ مہینے بہت زیادہ غور کرتا رہا ہوں مجھے کوئی کرامت نظر نہیں آئی آپ میں کوئی شے نہیں دیکھی ٹھیک ہے قرآن وحدیث دیگر چیزیں آپ کرتے ہیں وہ سارے ہی بزرگ کرتے ہیں میں تو کچھ اور کرنے آیا تھا جو کہ عام طور پر عوام دیکھتی ہے اسی لیے جاتے ہیں زیادہ تر میں تو کسی اور حالت کیلئے آیا تھا حضور تو وہ مجھے نظر نہیں آئی آپ نے فرمایا بیٹے تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے کہ تم اس لیے آئے تھے۔ میں تمہیں اسی دن بتا دیتا تم نے دیر کر دی چھ مہینے انتظار کرتے رہے چلو خیر ضرور جاؤ میرا سلام پیش کرنا اور ایک مجھے جواب دے جاؤ کہا جی کیا۔

ان چھ مہینوں میں مجھے کوئی گناہ کرتے دیکھا ہو (اللہ) یہ کون کہہ رہا ہے مجدد الف ثانیؒ کوئی گناہ کا کام کرتے ہوئے دیکھا ہو اس نے سوچ کر کہا نہیں حضور آپ ایسا کیوں کریں گے تو کہا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے ایک شخص زمین پر چلے اور گناہ نہ کرے تو اس سے بڑی کیا کرامت ہو گئی جا بیٹا تو کچھ اور لینے آیا تھا اگر تو ہم سے کچھ اور مانگتا تو ہم تمہیں ضرور دیتے لیکن اس طرح کی چیزیں ہمارے پاس نہیں ہیں نہ ہم ان طرح کی چیزوں پر توجہ کرتے ہیں نہ ہمیں ان چیزوں کی ضرورت ہے (اللہ)

حضرت داتا صاحبؒ نے اس سے آگے جا کر بات لکھی آپ مرید کیلئے کہتے ہیں۔

چوبیس سال جس کا بائیاں فرشتہ کچھ بھی نہ لکھ سکے وہ مرید ہوتا ہے (اللہ)

خلیفہ کیا ہو گا اس کا درجہ کس جگہ پہنچے گا تو کسی صورت بھی اگر آپ اس کو اس سے بچا نہیں پا رہے تو آپ صرف طریقت اور شریعت کو بدنام کر رہے ہیں اور آپ کی وجہ سے سلسلے کو بڑا loss ہو گا اپنے آپ کو بچائیں (انشاء اللہ) ہر لیول پر بچائیں کسی صورت بھی ایسا کوئی کام نہ کریں۔ (اللہ)

آگے فرمایا

ایسے کام جو مخلوق کی نفرت والے ہوں وہ فرقہ ملامتیہ والے لوگ کرتے ہیں ایک فرقہ ہے ملامتیہ وہ ایسے کام کرتے ہیں لوگ ان سے بدزن ہوجاتے ہیں نفرت کرتے ہیں ان سے دور ہوجاتے ہیں فرمایا ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہم تجدید دین پر فائز ہیں۔ہم دین کو تجدید دینے والے ہیں ہمیں دین کو زندہ کرنا ہے ہمارا ایسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہرصورت ہمیں ایسا کوئی عمل نہیں کرنا ہے جس سے دین کو نقصان ہو۔

فرمایا

پیر کا مقام عزت اور منصب کا مقام ہے اس عزت اور منصب کیساتھ دین کی عظمت وابستہ ہے۔ وہ تیری عزت نہیں ہے دین کی عزت ہے وہ تیری بےاذتی نہیں ہونی دین کی بےاذتی ہونی ہے لہذا تیری عزت دین کی عزت بہت بڑا مسئلہ ہے۔

فرمایا

یہ نبیوں کا مشن ہے نبیوں کا مقام ہے نبیوں کا مشن ہے (اللہ)

آگے ارشاد فرمایا

جو مخلوق میں مسند خلافت پر فائز ہوجاتے ہیں وہ نبیوں کے وارث ہوجاتے ہیں۔

آگے ارشاد فرمایا (بڑی خوبصورت بات)

چونکہ یہ نبیوں کے وارث ہوتے ہیں لہذا ان پر عجیب وغریب احوال طاری نہیں کیے جاتے ہیں یہ بات سمجھ لیں اللہ ان پر کبھی بھی عجیب وغریب احوال طاری نہیں کرتا لہذا حضرت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں حضرت صاحب کو ایک دم سے وجد آ گیا ہے یہ نہیں ہوتا ان پر یہ نبیوں کے وارث ہیں یہ ہوش میں رہنے والے لوگ ہیں ایک لمحے کیلئے بھی بے ہوشی نہیں آتی یہ ہوش میں رہتے ہیں بڑے سے بڑا ابھی تجلی کا نور کی فیض کا سمندر بھی آجائے یہ زرہ سے بھی نہیں ہلتے یہ ہوش میں رہتے ہیں **فرمایا**

یہ نبیوں کے کام کرنے والے ہیں لہذا ان کو اللہ عجیب وغریب احوال نہیں دیتا مثلاً ایک جگہ جانا ہوا ہمارے کچھ ساتھی بیٹھے تھے گفتگو ہورہی تھی وہ نہ ان کے کوئی تھے ایسے ہی اس طرح کا معاملہ تھا وجد وحال وہ بتانے لگے حضرت میں پیر صاحب کے پاس گیا ایک دن وہ نہ قوال نے قوالی شروع کی اس نے دو کلام پڑھے تین پڑھے چار پڑھے پیر صاحب نہیں ہلے پیر صاحب ہلے نہیں پھر ہم نے قوال سے جا کر کہا تو فلاں کلام پڑھ کہتے ہیں پھر قوال نے وہ کلام پڑھا تو بس پھر بابا ہلا یہی لفظ تھے اور بابا پھر حضور ایسا ہلا ہمارا بابا دو تین لاکھ روپیہ اس نے قوال پر وار دیا اس نے تھکیے سے نکالے ہم حیران کہ تھکیے کے نیچے نوٹ کہاں سے آرہے ہیں وارتے گیا بابا دو تین لاکھ بابا پھر صحیح ہلا اچھا میں ظاہر ہے جب کوئی بات کرے ہمارا بھی فرض ہے ہم بھی اپنی بات کریں بھئی آپ ایسے ہی نہ نا دوسرے کو مغلوب کرلیں تو میں نے عرض کی آپ کے اس طرح کے جو بابے ہیں نہ میرے حضرت صاحب کے جوتوں میں بیٹھتے ہیں اور ان کے جوتے صاف کرتے ہیں یہ تو کچھ بھی نہیں ہے یہ تو بچوں کے کھلونے ہیں اس طرح کے وجد وحال شریعت اور طریقت میں اس کے کوئی رنگ اور حصہ نہیں ہے لہذا ہم اس کو بچوں کے کھلونے کہتے ہیں میرے لہجے میں ایسی بات تھی وہ خاموش ہی ہو گئے چپ ہی کر گئے اس کے آگے کوئی بات ہی کرتا لہذا اس طرح کے عجیب وغریب احوال نبیوں والے جو معاملات ہیں ان پر نہیں ہوتے کیونکہ اگر یہ ہوش میں نہیں رہیں گے تو دین کا کام کون کرے گا دین کو آگے کون چلائے گا ان کو اگر ہر وقت وجد ہی چڑھا رہے گا سنتیں عام کون کرے گا قرآن کی تفسیر کون پڑھائے گا حضور کی سنتوں اور حضور کے احوال کس طرح بتاؤ گے اگر تمہارے اوپر ہی وجد چڑھا ہوا ہے (سبحان اللہ)

وجد وحال اس پر طاری نہیں ہوتے (اللہ)

ارشاد فرمایا کہ

یہ جو دین کا کام کرنے والے ہیں ان کو کتبِ ارشاد کہا جاتا ہے۔

کسی علاقے میں دین کا کام باقاعدہ سہی کرنے والا وہ اصل میں اس علاقے کا کتبِ ارشاد ہوتا ہے۔کتبِ ارشاد کا مطلب ہے جتنی روشد و ہدایت پھیلی ہے وہ اللہ اس کی روح کے

ذریعے پھیلاتا ہے اس کے باطن سے وہ تجلیات جاری ہوتی ہیں پتہ چلتا کوئی نہیں کسی کو لیکن باطنی جو ارواح کے معاملات ہیں وہ اس کی روح سے ہو کر اس علاقے میں جاری ہوتے ہیں آپ فرماتے ہیں کتبِ ارشاد ہوتا ہے ایسا

آپ نے ارشاد فرمایا

یہ جو درس و تدریس کرتے ہیں لوگ ان کو مولوی سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ اور رسول کی بارگاہ میں سب سے بڑی عزت کا مقام ہے وہ انہی کو حاصل ہوتا ہے (سبحان اللہ) یہ پہلی آپ نے نصیحت فرمائی اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

دوسرا آپ نے ارشاد فرمایا

کوئی عمل ایسا نہ کریں جو شریعت میں یا طریقت میں بڑھ جائے مثال کے طور پر ساری رات نفل پڑھتے رہو یہ طریقہ نہیں ہے حضور ﷺ کا بعض بزرگوں نے کیا ہے تھوڑی دیر پھر چھوڑ دیا کسی جگہ پر بڑھ نہ جائے بہت زیادہ ساری رات ہی نعت خوانی اس سے آپ نے منع کیا آج بھی ہمیں یہی تعلیم ہے۔ یہ نہیں ہے طریقت اور شریعت میں بہت زیادہ آگے چلے جانا ساری ساری رات آپ تلاوت سن رہے ہیں نعت سن رہے ہیں بھئی نہیں آقا ﷺ سو جایا کرتے تھے

سونا عبادت ہے سونا نور ہے۔

وہ یاد کریں نظام الدین اولیا والا واقعہ ساری رات سوتے رہے مولوی ساری رات نفل پڑھتے رہے خواب کیا دیکھا کہ حضرت صاحب کے ماتھے سے نور آسمانوں کی طرف جارہا ہے اور میرے ماتھے پر چھوٹی سی ایک موم بتی جل رہی ہے۔ صبح اٹھ کر پوچھا حضور میں تو ساری رات نفل پڑھتا رہا اور آپ سوئے رہے فرمایا

سونا حضور ﷺ کی سنت ہے

میں نے وہ سنت پوری کی ہے سنت کا نور تو نے دیکھا میرے ماتھے سے آسمان تک جارہا تھا یہ جو ابھی ہم آخری عشرے میں کر رہے ہیں یہ حضور ﷺ کا طریقہ ہے اور آپ ہمیں پورے سال میں بس انہی راتوں میں جاگتے دیکھیں گے باقی ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے کہتے ہیں سو جاؤ جا کر کوئی ضرورت نہیں ہے بھئی لمبی عبادتیں آپ نے بڑا اچھا دوسرا اصول دیا کوئی غالو نہ ہو آپ سے ایسا عمل نہ کیجیے گا جو طریقت اور شریعت میں بہت بڑے جو آپ پیش کرنا چاہتے ہیں ایسا حضور کی سنت میں نہیں ہے۔ اللہ توفیق دے (آمین)

حضرت اویس کرنیؒ کا ذکر فرمایا کہ جب اوباش لڑکے آپ کو پتھر مارتے تو آپ فرماتے بیٹوں نو کیلے اور بڑے پتھر نہ مارو کیونکہ وضو ٹوٹ جاتا ہے میرا وضو ہے یار میں نے نماز پڑھنی ہے پتھر چھوٹے مارو یعنی ہر حالت میں شریعت کا خیال رکھا ہے (سبحان اللہ) اس حالت میں بھی شریعت کو ٹوٹنے نہیں دے رہے حالانکہ پتھر مار رہے ہیں بچے اور وہاں کیا کہہ رہے ہیں چھوٹے مارو میرا وضو نہ ٹوٹ جائے حلانکہ آپ کہہ سکتے ہیں میں مجنوع آدمی ہوں مجھے نماز معاف ہے (سبحان اللہ) انس کیا حضرت اویس کرنیؒ نے لہذا آپ فرما رہے ہیں ایسا جو کرے گا اس سے شریعت رسوا ہو جائے گی لہذا آپ سے ایسا عمل سرزد نہ ہو عین سنت کے اوپر رہیں عین سنت کو اپنائیں جو حضور کے طریقے ہیں اسی میں برکت ہے (سبحان اللہ)

بڑی اہم بات ارشاد فرمایا

آپ نے اگر یہ کا شروع کر دیا ہے تو آپ صرف عظیمت پر عمل کریں (سبحان اللہ)

رخصت آپ نہیں لے سکتے صرف عظیمت پر عمل کریں اب آپ ہر وقت عظیمت پر فائز رہیں عظیمت مطلب بڑی نیکی کریں چھوٹی نیکیوں کو اس طرح سے نہ کریں بڑی نیکیوں کو سامنے رکھیں۔

جس طرح حضرت امام حسینؓ نے کیا چاہتے تو رخصت پر چلے جاتے بہت سارے صحابہ تھے جو رخصت پر چلے گئے جانیں بچائی انہوں نے کہا جان بچانا فرض ہے ہم یزید کے سامنے نہیں جائیں گے انہوں نے کسی حکمت کی بنا پر ایسا کیا لہذا وہ معاف ہیں ان کا کوئی قصور نہیں انہوں نے رخصت پر عمل کیا۔ امام حسین فرمانے لگے نہیں میں جاؤں گا یزید کے ساتھ عظیمت پر عمل کیا (اللہ)

نقشبندی فیض عظیمت میں ہے۔

شیخ نے بولالیا ہے مسئلہ ایسا ہے نہیں جاسکتے پھر بھی جائیں معاملہ ایسا بن گیا ہے ہر حالت میں پہنچنا ہے تو پہنچیں اگر کوئی ایسی نیکی کی سعادت اور ڈیوٹی ان کی طرف سے دی گئی ہے تو ڈیوٹی جیسی بھی ہے پوری کریں عظیمت پر فائز رہیں۔ یہ نہیں کہ بارش ہوگئی تھی فلاں ہوگیا تھا، پیٹ درد ہوگئی تھی فلاں درس چھوڑ دیا تھا میں نے۔ یہ چیزیں آپ اب نہیں کرسکتے کیوں کہ یہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو ابتداء میں ہوتے ہیں وہ اس طرح کے بہانے ٹھوک ٹھاک کر کام چلا رہے ہیں آپ کے اب بہانے کوئی نہیں ہیں آپ اب عظیمت پر رہیں گے کرنا ہے تو صرف کرنا ہے دوسری کوئی آپشن نہیں ہے آپکے پاس اور اسے کہتے ہیں عظیمت (اللہ اکبر)۔

یہاں بڑا خوبصورت جملہ آپ نے لکھا ہے کہ "علم کے لئے موم بن کر پگھل جاؤ"۔ (اللہ اکبر)

دین کے کام میں خلل نہ آئے کسی صورت نہ آئے اور دنیا کے کاموں میں خلل آتا ہے تو آتا رہے لیکن دین کے کام میں نہ آئے کیونکہ اگر دنیا کے کام میں خلل آگیا تو وہ پورا ہو جائے گا لیکن اگر دین کے کام میں خلل آیا تو وہ کسی صورت نہیں پورا ہوگا تو آپ فرمانے لگے دین میں خلل برداشت نہیں ہے کسی صورت بھی نہیں۔

مثال حضرت صاحب

مجھے یاد ہے حضرت صاحب قبلہ یہ سارا کچھ آپ سے ہی سیکھا ہے تو بہت آپ ہمیشہ عظیمت پر ہی عمل کرتے نظر آئے ہیں سب سے پہلے پہنچتے دربار شریف اور سب سے پہلے پہنچتے ختمات شریف آپ ہی پڑھاتے اور اکثر جب آپ پہنچتے کوئی بھی نہیں آیا ہوتا اور جب مکتوبات شریف کا درس ہوتا کوئی بھی نہ آیا ہوتا حضرت صاحب سب سے پہلے پہنچتے۔ ایک بار ایسا ہوا آپ نہیں جاسکے تو عظیمت دیکھئے کیا تھی مجھے اُنہوں نے بھیج دیا کہ جاؤ پہنچو اور میرا پیغام دینا کہ آج میں نہیں آسکوں گا میری حاضری لگادی جائے اور بتانا کہ میں کسی وجہ سے نہیں آسکا یعنی دیکھیں احساسِ ذمہ داری کتنا ہے۔ یہاں تو یہ ہے کہ اگر بلایا گیا ہے تو یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ میں کیوں نہیں آیا اور بلایا گیا ہے شیخ نے خود کہا ہے کہ آپ نے آنا ہے اور پھر بھی جناب نے نا تو فون کیا ہے نا میسج کیا ہے کہ میں کیوں نہیں محترم آیا یعنی اتنی بڑی ہستی اپنے آپ کو بنا لیتے ہیں۔ حضرت نے با قاعدہ بھیجا اور عرض کی تو جو رویہ تھا بڑا سخت کہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیوں نہیں آئے وہ تو بتایا گیا کہ حضور یہ مسئلہ تو انہوں نے کہا خبردار کوئی چھٹی نہیں یہاں سے کوئی چھٹی نہیں حضرت ابوالبیانؒ اتنی بڑی ہستی۔ اصل میں یہ لوگ عظیمت پر فائز ہوتے ہیں فرمایا

اپنے جسم اور جان کو جوکھوں میں ڈالو اور پروانے کی طرح جلنا سیکھو اور موم کی طرح پگھلنا سیکھو پھر کہیں یہ پیری مریدی کا حق ادا ہوگا۔ پیر صاحب سوئے ہوئے ہیں اور مرید بیچارے پھر رہے ہیں کہ حضرت صاحب سے کوئی فیض لے لیں اور پیر صاحب کی نیند ہی پوری نہیں ہو رہی سوئے ہوئے ہیں حضرت صاحب اور ملنے گئے ہیں پیر صاحب مل ہی نہیں رہے یا حضرت صاحب اتنے امیر ہیں پجارو میں جا رہے ہیں اور مرید بیچارہ روتا پھر رہا ہے کہ میں ٹائر کو ہی ہاتھ لگالوں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اس طرح کے طریقے حضورﷺ کے نہیں تھے۔ آقاﷺ کا یہ انداز نہیں تھا ہمیشہ عظیمت پر فائز رہے حضورﷺ خود درمیان میں بیٹھتے تھے صحابہؓ کے اور آپ نے کبھی اپنے دروازے پر دربان نہیں رکھا اور کسی کو اجازت نہیں تھی کہ وہ حضورﷺ کے دروازے پر کھڑا ہو اور حضورﷺ تو صرف حکم دیتے تو ہر صحابی جان قربان کر دیتے کہ مجھے دروازے پر کھڑا کیا جائے لیکن کسی کو دروازے پر کھڑا نہیں ہونے دیا جو آئے سیدھا حضورﷺ سے ملے عظیمت کی داستان میرا نبی ہے تو لہذا یہ آپ فرما رہیں کہ آج چونکہ ایسا نہیں ہے تو

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا　　　کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اب تو سارے آرام طلب لوگ ہیں اسکو مذاق بنایا ہوا ہے اور آگے آخر میں ایک اور بات لکھ کر آپ کہتے ہیں جب ہم سست ہیں تو فیض کو تیز ہونے کی کوئی ضرورت نہیں پھر دعا کوئی نہیں آنی دعا کوئی آئے گی ۶۰۰ سال بعد کیونکہ آپ سست ہیں ایسا ہی ہے

تیسری بات فرمایا

کہ پیر کو مریدوں کی نظر میں ظاہری اعتبار سے آراستہ و پیراستہ ہو کر جانا چاہئے اپنی ڈریسنگ کا بہت خیال رکھیں آپ۔ (سبحان اللہ)

یہ ننگے پیر یہ ٹھبے پیر یہ کھبے پیر اور اس طرح کے پیر یہ ہمارے نقشبندیت میں نہیں ہیں۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ پیچھے سے کرنٹ زیادہ آ جاتا ہے وہ جیسے بلب میں کرنٹ زیادہ آ جائے تو اسکی تار جل جاتی ہے تو ایسے ہی جب وہ کسی ناقص شیخ سے بیعت ہو جاتا ہے تو وہ ناقص شیخ جان نہیں پاتا کتنا دینا ہے وہ پمپ زیادہ کر دیتا ہے اور مرید کی آگے سے تاریں جل جاتی ہیں تو تاریں جل جاتی ہیں تو وہ ننگا ہو جاتا ہے شاپر پہن لیتا ہے اس طرح کے آپکو بڑے ملیں گے آپ دیہاتوں میں جائیں تو اس طرح کے بڑے ملتے ہیں ٹل پہن کر، لٹاں چھڈ کے تو ایسا کچھ نہیں ہے یہ حضورﷺ کا طریقہ بالکل نہیں ہے اور جو حضورﷺ کے طریقے کے خلاف ہے ہم اسکے خلاف ہیں اور ہم اسے کسی صورت نہیں مانیں گے۔ ہمیں حضورﷺ کا طریقہ دیکھاؤ جو حضور اوکے طریقے پر ہے ہم اسکے غلام ہیں۔ چاہے وہ کسی بھی سلسلے سے تعلق رکھتا ہے آقا کے طریقے پر چلو

''تمہارے لئے نبیﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے''۔

تو اس طرح ٹل پہننے اور زنجیریں لگا لینی اور بڑے بڑے منکے لگا لینے یہ طریقہ حضورﷺ کا نہیں ہے آقاﷺ نے تو ایک صحابیؓ کو دیکھا جسکے کپڑے مسلے ہوئے ہیں اور داڑھی شریف کے بال الجھے ہوئے ہیں اور بال ٹھیک نہ تھے تو پاس بلا کر پوچھا کہ صحابی کیا بات ہے آپ نے اپنی حالت ایسی کیوں بنائی ہے تو صحابیؓ نے عرض کی یارسول اللہﷺ بس اللہ کی محبت میں کچھ یاد نہیں رہتا دن رات اللہ اللہ ہے اور اللہ کے جلوے ہیں اور آپکی محبت ہے تو میں نا اپنی طرف دھیان ہی نہیں دے پاتا تو اسلئے میرا یہ حال ہو گیا ہے حضور ورنہ ایسی کوئی بات نہیں الحمدوللہ میرے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے مجھے کپڑے بھی دئے ہیں اللہ نے گھر کی بھی نعمتیں دی ہیں سب کچھ موجود ہے بس حالت میری ایسی ہے جونہی صحابی نے ایسے کہا حدیث موجود ہے آقاﷺ کے چہرے مبارک پر جلال آ گیا آپ نے فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہیں

''اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ بدصورتیاں اللہ کو پسند نہیں ہیں اس طرح کی جو آپ نے اپنی حالت بنالی ہے جائیں اپنی حالت ٹھیک کریں کنگھی کریں، تیل لگائیں بالوں کو اور خوشبو لگائیں آپ مجھے نہیں دیکھتے سب سے زیادہ اللہ کے قریب مجھ سے زیادہ کوئی ہو سکتا ہے میرے سے زیادہ اللہ کے قریب کون ہے اور میں دن رات خوشبو میں مہکتا رہتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اللہ کے قریب جاؤ اور تمہاری حالت خراب ہو جائے۔ اللہ کے قریب جو جائے گا وہ تو سوہنا ہوتا جائے گا وہ پیارا ہوتا جائے گا۔

قرآن نے بھی کہا

''جہاں بھی سجدہ کرنے والی جگہ جاؤ زینت اختیار کرو''۔

پہلے خوبصورت بن جاؤ اچھے کپڑے زیبِ تن کرو امامہ پہنو ٹوپی پہنو، دوپٹہ اچھا لو، خوشبو لگاؤ، نہالو، وضو کرو، صابن سے ملوا ہنے آپکو اور فرمایا

''صفائی نصف ایمان ہے''

یعنی آدھا ایمان باتھ روم سے نکلتے ہی پورا ہو گیا اور باقی ایمان مجلس میں جاؤ گے تو پورا ہو گا۔ تو کہا لہذا آپ اب مسند پر چلے گئے ہیں لوگ آپکو فولو کریں گے لوگ آپکو دیکھیں گے کہ یہ میرا پیر ہے یہ میرا بزرگ ہے یہ میرا ابرا ہے اور اگر آپکو دیکھ کر کسی نے غلط تعلیم لے لی تو اسکی تونسلیں گئیں نا وہ تو آپکو دیکھ کر سمجھا کہ ایسے ہی رہتے ہیں گندے مندے کیونکہ ہمارے پیر صاحب ایسے ہیں اُنکے پاس ریفرینس آ جائے گا اور ریفرینس میں وہ آپکو کوٹ کریں گے چونکہ آپ ایسے ہیں لہذا ہم بھی ایسے ہیں تو ایسا نہ کیجئے گا آراستہ ہو کر جایئے گا۔ اور یہاں دو لفظ لگائے آراستہ و پیراستہ۔ میرے حضرت صاحب اللہ ساری رحمت آپ پر نازل کرے آپ بڑی اچھی بات کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ پیر کے جوتوں میں بھی چہرہ نظر آنا چاہئے۔ اتنے چمکتے ہوں کہ اُن میں بھی چہرہ نظر آئے یعنی اس قدر صفائی آن کے جوتوں میں بھی ہونی چاہئے تو کپڑے کیسے ہونے چاہئے۔ اپنا اتنا خوبصورت انداز بنائیں کہ حضورﷺ کی سیرت کا ایک چمکتا ہوا حلیہ سامنے آئے بجائے یہ کہ لوگ ایسا میسج لے لیں۔ تو خلقہ ذکر میں اور لوگوں کے درمیان ایسی ڈریسنگ میں جائیں کہ لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنیں لوگ آپ کو دیکھیں گے آپ کو دیکھ کر لوگوں کو حضورﷺ کی یاد آئے گی۔ کیسا خوبصورت جملہ ہے کہ چھوٹا محمد ایسا ہے تو صحیح، اعلی محمد کیسا ہو گا (سبحان اللہ)۔

اورفرمایا

چونکہ آپ لطائف تہہ کر چکے ہیں اور آپکا باطن پاک ہو چکا ہے تو یہ صوفوں پر بیٹھنا اور آپکو لوگوں کے ہار پہنانا یہ آپکو نقصان نہیں دے گا کیونکہ آپ پاک ہو چکے ہیں۔لہذا ڈریسنگ بہت ضروری ہے وہ کیا کسی عرب نے بہت خوبصورت قہاوت کہی ہے کہ

''لوگوں کی پہچان اُنکے لباس سے ہوتی ہے''۔

آپ جتنا اعلیٰ لباس پہنتے ہیں آپ اصل میں اندر سے بھی ویسے ہی ہوتے ہیں (اللہ اکبر)۔

حضرت عبیداللہ احرارؒ

تو پھر آپ نے مثال دی کہ دیکھئے کہ حضرت عبیداللہ احرارؒ اتنے امیر تھے کہ جانوروں کے قلعے بھی سونے کے ہوتے تھے جس سے جانور باندھتے تھے وہ قلعے بھی سونے کے ہوتے تھے اور آپ نے مثال دی حضرت غوث اعظمؒ کی کہ وہ ابا پہنتے جو بادشاہِ وقت کو بھی میسر نہ ہوتی اور اتنا اچھا کپڑا پہنتے تھے کہ بادشاہ وقت بھی پوچھتا کہ حضرت صاحب کیتھوں سوایا جے مجھے بھی بتادیں میں بھی لے لوں اتنا قیمتی کپڑا آپکے پاس ہے اور بادشاہ میں ہوں سب سے قیمتی کپڑا آپکے پاس ہے اور آپکی عادتِ کریمہ تھی کہ ایک دن میں ایک ہی ابا پہنتے اگلے دن وہ استعمال نہ کرتے کسی کو تحفہ دے دیتے نئی ابا منگواتے تو یہ حضورﷺ کی امت کے معاملات ہیں۔سادگی اچھی چیز ہے لیکن میں عمر نواز کی بات کوت کروں گا کہ حضورﷺ اپنی امت کا عروج دیکھ کے گئے ہیں آپ سب کچھ استعمال کر کے گئے ہیں دوزاویے ہیں ناایک ہے کہ آپ بکریوں کے پیچھے مکے میں دوڑ رہے ہیں بکریاں پالتے تھے اور اسکا عوض وصول کرتے تھے اور دوسرا آپ عرشِ معلیٰ پر بھی موجود ہیں جبرائیلؑ سے بھی آگے ہیں تو آپ پیچھے والا نہ دیکھیں نہ اگلا پہلو دیکھیں نا۔آپ وہ رسول دیکھیں نا جو جبرائیلؑ سے بھی آگے گئے ہوئے ہیں۔نہیں جی میں بکریوں کے پیچھے والا ہی دیکھنا چاہتا ہوں تو وہ تمہاری مرضی ہے ایسا تو نہیں نا حضورﷺ کی زندگی کا دوسرا زاویہ بھی موجود ہے۔آپ نے حضرت سلیمانؑ کا ذکر کیا کہ سارے نبیوں میں کیسی شان پائی آپ نے۔حضورﷺ تو سب سے بلند ہیں نا لیکن حضرت سلیمانؑ کا اپنا مقام یونیک ہے واحد نبی ایک وقت میں پوری زمین پر اکیلے نبی تھے کوئی دوسرا نبی نہیں تھا تو کیسی اعلیٰ سلطنت اللہ نے آپکو دی تو کیوں نا اُنکا بھی ذکر کیا جائے اور انکی بات کی جائے اُنکا ذکر کر کے اپنے خلیفے کو سمجھا رہے ہیں کہ بیٹا سلیمانؑ کی طرف دیکھیں غوث اعظمؒ کی طرف دیکھیں اور معاملات کو بہتر فرمائیں اور پھر آپ اس واقعہ کا ذکر فرما رہے ہیں کہ

غوث اعظمؒ کے پاس ایک عورت آتی ہے بچے سے ملنے کے لئے مدرسے میں تو بھیجا جاتا ہے جا کر مل لے تو اتفاق سے وہ کھانا کھا رہا تھا اور کھانا جو ہے وہ سوکھی روٹی تھی اور پانی والا سالن تھا دال بھی بالکل پتلی تو جا کر جب دیکھا تو اسکو بڑا دُکھ ہوا حضرت صاحب سے شکایت کرنے آئی لیکن اتفاق سے آپ اس وقت بہترین مرغ مصلم کھا رہے تھے بہترین چکن کڑاہی آپ استعمال کر رہے تھے تو اس نے اعتراض کر دیا کہ حضرت صاحب یہ آپ کیا کر رہے ہیں میرا بچہ کی حالت دیکھیں تو آپ اس وقت اتنی زیادتی کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا جس دن وہ میری جگہ پر آئے گا تو وہ بھی یہی استعمال کرے گا لہذا تسلی سے اسکو بھی وہ ہی کرنے دو ابھی اسکی وہی حالت ہے جب میری حالت پر پہنچے گا تو یہی کریگا (اللہ اکبر)۔خوبصورت بات کی کیونکہ شیخ صاحبِ تزکیہ ہوتا ہے لہذا اسکو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

آخری بات ارشاد فرمایا کہ

ہر لحاظ سے کسی صورت بھی اپنے آپکو اتنا لوگوں میں شامل نا کریں کہ وہ بے ادبی کریں۔

یعنی اتنا بے تکلف نہ ہوں لوگوں میں کہ وہ بے ادب ہو جائیں۔شیخ کو اپنی زندگی انفرادی رکھنی چاہئے یعنی کہ تھوڑا سا فاصلہ ضروری ہے یہ اچھی بات ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ نہ ملے لوگوں سے لیکن ایک حدر کھے **جیسے آقاﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ نمازِ عشاء پڑھتے تو کسی کو اجازت نہ ہوتی تھی سیدھا حضورﷺ حجرہ پاک میں چلے جاتے تھے**۔صحابہ پیچھے سے جرأت نہیں ہوتی تھی کہ حضورﷺ کو روکیں کیونکہ حضورﷺ کی انفرادی زندگی کا ٹائم شروع ہوا تو لہذا صحابہؓ کو بتا تھا اب بات نہیں ہونی صبح فجر میں ملاقات ہوگی اس سے پہلے ملاقات کا کوئی تصور نہیں اب اور رات کو بھی جا کر دروازہ کھٹکھٹانا مناسب نہ سمجھتے تھے اور کوئی نہ جاتا تھا۔اور ایک آخری بات کہ ہر اچھا کام مریدوں کو دیکھا کر کریں تا کہ اُنکو

آپ سے سیکھنے کا موقع ملے اور وہ آپ سے سیکھیں اور جان بوجھ کر انکے سامنے ایسے اعمال کریں تا کہ وہ اس بات کو لے جائیں کہ میرے حضرت نے ایسا کیا تھا تو اللہ مجھے بھی موقع دے میں بھی کروں اور آگے فرمایا کہ

عارفین کی ریا مریدوں کے اخلاص سے بہتر ہے۔

مریدوں کا اخلاص پیچھے رہ جاتا ہے اور عارفین کی ریا آگے نکل جاتی ہے کیونکہ نیت یہ ہے کہ میرا بچہ اسکو دیکھ کر سیکھ جائے گا۔ یہ اپنی عزت کے لئے وہ نہیں کر وار ہے اور نہ ہی بڑا بننے کے لئے کرر ہے بس یہ دیکھانے کے لئے کہ مجھے ایسا کرتا دیکھے گا تو یقیناً اسکے دل میں بھی شوق پیدا ہوگا۔تو آ وَ اللہ نے مجھے اور آپکو جو سعادت دی اور کل کو جو یہ سعادت دوسروں کو ملے گی تو آپ نے اسی طرح خیال رکھنا ہے کہ حضور ﷺ کا دین ہمیں امانت کے طور پر ملا ہے اور ہم نے اس امانت کو سنبھالنا ہے اور ہم امین ہیں آقا ﷺ کی اس امانت کے اور ہمیں چاہئے کہ اسکو بڑی ذمہ داری سے آگے لے کر چلیں اور کسی صورت بھی اس ذمہ داری سے باہر نہ نکلیں اگر آپ ذمہ دار ہیں تو آپکو اصول فولو کرنے پڑیں گے۔

You Have To Follow The Rules.......

You Have To Follow The Conditions.....